باب۔۸۱

خواب کی تعبیر

[لَقَدْ صَدَقَ اللَّـهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّـهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا،(الفتح:۲۷)]

[قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ،(الصافات:۱۰۵)]

حدیث ۶۵۳۳: (یہ طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) :

- نبی معظمؐ کو اچھے خواب نظر آتے تھے جو صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتے۔ جب آپؐ کو تنہائی کی خواہش ہونے لگی تو غارِ حرا تشریف لے جانے لگے، اور کئی کئی دن وہیں رہنے لگے۔ یہاں آپؐ تحنث فرماتے یعنی طویل عبادتیں کیا کرتے۔
- ایک دن جبرئیلؑ آپؐ کے پاس پہنچے اور کہا، پڑھ۔ آپؐ نے فرمایا، میں پڑھا ہوا نہیں۔ فرشتے نے آنحضورؐ کو تین مرتبہ زور سے دبا کر چھوڑا اور کہا، اب پڑھ۔ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ،[یعنی (یا محمد!) تم پڑھو اللہ کا نام جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا۔ تم پڑھو، تمھارا رب تو بڑا کریم ہے (پڑھنا بھی سکھادے گا)۔ (العلق: ۱تا۳)]۔ حضورؐ نے ان الفاظ کو دہرایا۔
- پھر آپؐ، حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھادو۔ جب آپؐ سنبھلے تو حضرت خدیجہؓ سے سارا واقعہ بیان کیا، اور فرمایا، مجھے جان کا خطرہ ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو بھرپور تسلی دی۔ پھر آپؐ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ وہ نصرانی تھے اور انجیل کو عربی میں لکھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو وہی ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمایا تھا۔ تمھاری قوم تمھیں نکال دے گی۔ تاہم اگر اُس وقت تک میں زندہ رہا تو میں تمھاری ضرور مدد کروں گا۔
- کچھ دنوں تک کوئی وحی نہ آئی تو حضورؐ بہت غمگین ہو گئے۔ جبرئیلؑ نے آکر تسلی دی کہ میرے نہ آنے کا سبب دراصل آپؐ کی طبیعت میں جوش کو سرد کرنا اور سکون لانا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳)۔

حدیث ۶۵۳۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ صالح مرد کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس (۴۶) اجزا میں سے ایک جز ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۵۳۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اچھے خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۶۵۳۶، ۶۵۳۷: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ وہ اس کو بیان بھی کرے۔ اور اگر ایسا خواب دیکھے جسے ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے شر سے پناہ مانگے۔ وہ اس کو بیان بھی نہ کرے۔ راویان: ابو سعید خدریؓ، ابو قتادہؓ۔

حدیث ۶۵۳۸ تا ۶۵۴۰: (مومن کا اچھا خواب نبوت کے ۴۶ حصوں میں سے ہے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۶۵۳۴۔ راویان: عبادہ بن صامتؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۶۵۴۱: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ نبوت میں سے مبشرات رہ گئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، یہ مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، اچھے خواب۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۵۴۲: کچھ لوگوں کو شب قدر (رمضان کی) آخری سات راتوں میں دکھائی گئی تو کچھ کو آخری دس راتوں میں دکھائی گئی۔ نبی کریمؐ نے فرمایا، اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۵۴۳: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر میں قید خانہ میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت یوسفؑ نے گذاری، اور میرے پاس بادشاہ کا قاصد آتا تو میں بلا شرط اس کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۵۴۴ تا ۶۵۴۸: نبی معظمؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے سچا خواب دیکھا۔ اور وہ عنقریب حالتِ بیداری میں بھی دیکھے گا۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے ۴۶ حصوں میں سے ہے۔ راویان: ابو ہریرہؓ، انسؓ، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابو قتادہؓ اور ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۶۵۴۹: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ مجھ کو مفاتیح الکلم دیے گئے۔ (مجھ میں) رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی۔ ایک رات جب کہ جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۷۴)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۵۵۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے ایک رات کعبہ کے پاس خواب دکھلایا گیا۔ میں نے ایک حسین گندمی آدمی کو دیکھا۔ اُس کے بڑے بڑے بال کنگھی کیے ہوئے تھے۔ ان بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ لوگوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا، مسیحؑ بن مریم۔ پھر میں نے ایک اور آدمی کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے تھے اور دائیں آنکھ کانی تھی اور انگور کی طرح بے نور تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا، مسیح دجال۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۵۵۱: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اچھے خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پس خواب میں کوئی بری چیز دیکھے تو بائیں طرف تھتکار دے۔ شیطان سے پناہ مانگے۔ شیطان میرا ہم شکل نہیں بن سکتا۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۶۵۵۲: (ایک دن آنحضورؐ امّ حرام بنت ملحانؓ، زوجہ عبادہ بن صامتؓ، کے گھر گئے اور وہیں سو رہے۔ وہاں ایک خواب دیکھا۔ امّ حرامؓ نے آپؐ سے پوچھا تو فرمایا، میری امت میں سے کچھ لوگ جہاد کرنے والے پیش کیے گئے۔ وہ دریا کے وسط میں ایک تخت پر بادشاہوں کی طرح بیٹھے تھے۔ امّ حرامؓ نے عرض کیا میرے لیے بھی دعا فرمادیجے۔ آپؐ پھر سو گئے۔ اٹھے تو امّ حرامؓ نے اپنے بارے میں پوچھا۔ فرمایا، تو اولین میں سے ہے۔ چناں چہ ایسا ہی ہوا۔ وہ سوار ہو کر نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۸۷۷۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۵۵۳: (انصاری خاتون امّ علاؓ کہتی ہیں کہ مہاجرین اور انصار کے درمیان قرعہ ڈالا گیا تو ہمارے حصے میں عثمان بن مظعونؓ آئے۔ وہ گھر پہنچے تو انھیں بیماری لاحق ہوگئی اور وہ وفات پا گئے۔ پھر رسول اکرمؐ پہنچے۔ امّ علاؓ نے کہا کہ عثمان بن مظعونؓ کو اللہ نے معزز بنایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟ بخدا میں یقین کے ساتھ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، حالاں کہ میں اللہ کا رسول ہوں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۶۸۔ راوی: خارجہ بن زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۶۵۵۴: (اوپر کی حدیث کے حوالے سے): امّ علاؓ کا بیان ہے کہ "اور پھر میں سو گئی تو دیکھا کہ عثمان بن مظعونؓ کے لیے ایک چشمہ جاری ہے"۔ انھوں نے اس خواب کا ذکر آنحضرتؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا، "یہ اُس کا عمل ہے"۔ راوی: زہریؒ۔

حدیث ۶۵۵۵: (اچھے خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ احادیث ۶۵۳۵ اور ۶۵۵۱۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث۶۵۵۶، ۶۵۵۷: نبی اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ایک بار جب کہ میں سو رہا تھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اسے خوب سیر ہو کر پی لیا۔ پھر بچا ہوا دودھ عمر کو دیا"۔ لوگوں نے پوچھا، اس کی کیا تعبیر ہوگی؟ فرمایا، علم۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۳)۔

حدیث۶۵۵۸، ۶۵۵۹: آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ایک بار جب کہ میں سو رہا تھا میرے سامنے لوگوں کو پیش کیا گیا۔ وہ لوگ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ بعض کی قمیص سینے تک تھی اور بعض کی نیچے تک تھی۔ میرے پاس سے عمر بن خطاب گذرے اور ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی"۔ لوگوں نے پوچھا، اس کی کیا تعبیر ہوگی؟ فرمایا، دین۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۶۵۶۰: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): صحابہؓ کی مجلس میں عبد اللہ بن سلامؓ پہنچے تو لوگوں نے کہا یہ جنتی ہیں۔ انھوں نے ٹوکا کہ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس کا تمھیں علم نہیں۔ پھر انھوں نے اپنا ایک خواب سنایا کہ "میں نے ایک سرسبز باغ میں ستون نصب کیا ہوا دیکھا۔ اس کے سر پر ایک قلابہ یعنی کنڈا لگا ہوا تھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھو۔ میں چڑھا اور اُس قلابے کو پکڑ لیا"۔ میں نے اپنا یہ خواب آنحضرتؐ کو سنایا تو فرمایا، "عبد اللہ کی موت اس حال میں آئے گی کہ وہ عروۃ الوثقیٰ کو (یعنی دین کو مضبوطی) سے پکڑے ہوں گے"۔ راوی: قیس بن عبادؓ۔

حدیث۶۵۶۱، ۶۵۶۲: نبی مکرمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ شادی سے پہلے میں نے خواب میں تم کو دو بار دیکھا۔ وہ ایسے کہ ایک شخص ریشمی کپڑے میں تمھیں اٹھائے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے یہ تمھاری بیوی ہے، تم اس کو کھولو۔ میں نے جب کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا تھا اگر یہ بات اللہ کی طرف سے ہے تو ضرور پوری ہوگی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۶۵۶۳: (رسول معظمؐ کو جوامع الکلم اور رعب سے نوازا گیا۔ اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کے ہاتھ پر رکھ دی گئیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۵۴۹۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۵۶۴: (عبد اللہ بن سلامؓ کے خواب کی تعبیر میں حضورؐ نے ان کا دین سے مضبوط بندھن بتایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۶۵۶۰۔ راوی: عبد اللہ بن سلامؓ۔

حدیث۶۵۶۵: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے جو مجھے جنت کے مکان کی طرف اڑا کر لیے جا رہا ہے۔ میں نے اپنا خواب اپنی بہن حضرت حفصہؓ سے بیان کیا۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے کہا تو فرمایا، تمھارا بھائی مردِ صالح ہے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۵۶۶: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ اس کا خواب نبوت کے ۴۶ حصوں میں سے ایک ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۳۴ اور حدیث ۶۵۴۴ تا ۶۵۴۸)۔

حدیث ۶۵۶۷: (انصاری خاتون امّ علاءؓ کہتی ہیں کہ مہاجرین اور انصار کے درمیان قرعہ ڈالا گیا تو ہمارے حصے میں عثمان بن مظعونؓ آئے۔ وہ گھر پہنچے تو انھیں بیماری لاحق ہوگئی اور وہ وفات پاگئے۔ پھر رسول اکرمؐ پہنچے۔ امّ علاءؓ نے کہا کہ عثمان بن مظعونؓ کو اللہ نے معزز بنایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟ بخدا میں یقین کے ساتھ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، حالاں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ امّ علاءؓ نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعونؓ کے لیے ایک چشمہ جاری ہے۔ اس خواب کا ذکر آنحضرتؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا، "یہ اُس کا عمل ہے"): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۶۸۔ راوی: خارجہ بن زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۶۵۶۸ تا ۶۵۷۱: آنحضرتؐ نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ، "میں ایک کنویں پر ہوں اور اس سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ پھر ابوبکر آئے اور انھوں نے بھی ڈول ڈالا لیکن وہ ایک دو ڈول کے بعد تھک گئے۔ پھر اس ڈول کو عمر بن خطاب نے لیا اور اسے ڈال کر وہ پہلوانوں کی مانند کھینچنے لگے۔ انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے حوض بھر لیے"۔ راویان: ابن عمرؓ، حضرت ابوبکرؓ، ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۸۴)۔

حدیث ۶۵۷۲ تا ۶۵۷۴: حضورؐ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا کہ "میں نے سوتے میں اپنے آپ کو جنت میں پایا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے گوشے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ عمرؓ کا ہے۔ تو مجھے ان کی غیرت یاد آگئی۔ اور میں پیچھے لوٹ آیا"۔ جب یہ بات حضرت عمرؓ نے سنی تو بہت روئے اور کہا، یارسول اللہ! کیا میں آپؐ پر غیرت کروں گا؟ راویان: ابوہریرہؓ، جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۰۲۱)۔

حدیث ۶۵۷۵: (آنحضرتؐ نے کعبہ کے پاس خواب میں مسیحؑ بن مریمؑ کو دیکھا جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اسی دوران وہاں ایک کانے آدمی کو بھی دیکھا جو مسیح دجال تھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۵۵۰۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۵۷۶: (نبی اکرمؐ نے خواب میں دودھ پیا اور حضرت عمرؓ کو بھی پلایا۔ اس کی تعبیر پوچھی تو فرمایا، علم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۳۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۵۶، ۶۵۵۷)۔

حدیث ۶۵۷۷، ۶۵۷۸: صحابہ کرامؓ خواب دیکھتے اور ان کو آنحضرتؐ کے سامنے بیان کرتے۔ ان کی تعبیر بھی دیا کرتے۔ میں کم عمر تھا لیکن خواہشمند تھا کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں۔ اُن دنوں میں

Siddiqui Publications

مسجد میں رات گذارتا اور وہیں سوجایا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں میرے پاس دو فرشتے آئے اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے۔ میں جہنم سے پناہ کی دعا کرتا رہا۔ ایک فرشتہ جس کے ہاتھ میں ہتھوڑا تھا اس نے مجھ سے کہا، نماز پڑھا کر تو نیک آدمی ہے اور خوف نہ کر۔ ہم جہنم کے کنویں کے پاس پہنچے تو میں نے اُس میں قریش کے کچھ لوگوں کو زنجیر سے لٹکا دیکھا۔ پھر وہ فرشتے مجھے ساتھ لے کر وہاں سے واپس ہو گئے۔ میں نے اپنا خواب اپنی بہن حضرتہ حفصہؓ سے بیان کیا۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے کہا تو فرمایا، تمھارا بھائی مردِ صالح ہے۔۔۔کاش وہ رات کو کثرت سے نمازیں پڑھتا۔
راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۶۵)۔

حدیث ۶۵۷۹: (نبی اکرمؐ نے خواب میں دودھ پیا اور حضرت عمرؓ کو بھی پلایا۔ اس کی تعبیر پوچھی تو فرمایا، علم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۳۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۵۶، ۶۵۵۷)۔

حدیث ۶۵۸۰: ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے دونوں ہاتھوں میں کنگن رکھے گئے ہیں اور حضورؐ کو یہ کیفیت بہت گذری ہے۔ مجھے اجازت دی گئی کہ میں اس کی تعبیر بتاؤں تو میں نے عرض کیا، یہ (کنگن) دو جھوٹے نبی ہیں۔
راوی: عبید اللہ بن عبداللہ۔۔۔(راوی کہتے ہیں کہ ان دو جھوٹے نبیوں میں ایک عنسی تھا جسے فیروز نے یمن میں قتل کر دیا۔ اور دوسرا مسیلمہ تھا)۔

حدیث ۶۵۸۱: آنحضرتؐ نے اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مکہ سے اس زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ مدینہ کی زمین ہے، جس کا نام یثرب ہے۔ میں نے وہاں (ذبح شدہ) گائے دیکھی۔ یہ وہ مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اور اللہ کا خیر دیکھا۔ یعنی فتح مکہ، اور صدق کا بدلہ، جو اللہ نے مال غنیمت کی صورت میں عطا کیا۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۶۵۸۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ ہم دنیا میں سب سے پیچھے آنے والوں میں سے ہیں اور جنت میں سب سے پہلے جانے والوں میں سے ہیں۔۔۔مجھے خواب میں زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں۔۔۔ایک اور خواب میں میرے ہاتھ پر دو کنگن رکھے گئے۔ یہ کنگن مجھے بہت شاق گذرے۔ اس کی تعبیر دو جھوٹے نبیوں کا پیدا ہونا ہے۔ میں ان دونوں کے درمیان ہوں۔ ایک صنعا میں ہے اور دوسرا یمامہ میں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۵۸۳ تا ۶۵۸۵: آنحضرتؐ نے ایک سیاہ عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال پریشان تھے۔ وہ مدینہ سے نکلی اور جحفہ میں ٹھہری۔ حضورؐ نے اس کی تعبیر دی کہ یہ مدینہ کی وبا کا اُس طرف منتقل ہونا ہے۔ راویان: سالم بن عبد اللہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور سالمؓ۔

حدیث ۶۵۸۶: حضورؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی۔ تعبیر میں فرمایا کہ یہ وہ مصیبت تھی جو مسلمانوں کو اُحد کے دن پہنچی تھی۔۔۔ پھر حضورؐ نے اس تلوار کو دوسری بار حرکت دی تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہو گئی۔ اس کی تعبیر میں فرمایا کہ یہ وہ چیز تھی جو مومنوں کے اجتماع کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۵۸۷، ۶۵۸۸: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے جھوٹا خواب بیان کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو دو رانوں کے بیچ گرہ لگانے کی تکلیف دے گا۔۔۔ اگر کوئی کسی دوسرے کی بات کو کان لگائے چھپ کر سنے گا تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلایا جائے گا۔۔۔ اور کسی نے کسی چیز کی تصویر بنائی تو اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے لیکن وہ نہیں کر سکے گا۔ چناں چہ اسے عذاب دیا جائے گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۵۸۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بدترین افترا پردازی یعنی تہمت لگانا یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہ دیکھی ہو۔ راوی: عبد اللہ بن دینارؓ۔

حدیث ۶۵۹۰، ۶۵۹۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اگر ایسا خواب دیکھے جسے ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے شر سے پناہ مانگے۔ وہ اسے بیان بھی نہ کرے۔ راویان: ابو سلمہؓ اور ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۳۶، ۶۵۳۷)۔

حدیث ۶۵۹۲: ایک شخص رسول مکرمؐ کی خدمت میں پہنچا اور اپنا خواب بیان کیا۔ کہا کہ، میں نے ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں اور لوگ اسے لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے۔ آپؐ نے اس کو پکڑا اور چڑھ گئے۔ پھر اسے ایک دوسرے شخص نے پکڑا اور چڑھ گیا۔ اس کے بعد ایک تیسرے شخص نے پکڑا اور چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آیا اور اُس نے چڑھنے کی کوشش کی لیکن رسی ٹوٹ گئی اور پھر جُڑ گئی۔ آنحضرتؐ کی اجازت سے حضرت ابو بکرؓ نے اس کی تعبیر فرمائی۔ انھوں نے کہا چھتری تو اسلام ہے۔ ٹپکتے ہوئے گھی اور شہد قرآن اور اس کی تلاوت ہے۔ لٹکنے والی رسی، وہ حق ہے جس پر آپؐ ہیں۔ اس کے بعد آنے والے دونوں

Sidiqui Publications

اشخاص اس حق کو آگے بڑھائیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضورؐ سے اس تعبیر سے متعلق پوچھا۔ تو آپؐ نے فرمایا، کچھ درست ہے اور کچھ نہیں۔ انھوں نے کہا، خدا کی قسم! بتائیے میں نے کیا غلطی کی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ تم مجھے یوں قسم نہ دو۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۵۹۳: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب بیان کیا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ سے ساتھ چلنے کو کہا۔ تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔
- راستے میں دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہوا ہے جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا۔ بتایا گیا کہ یہ وہ شخص ہے جو قرآن یاد کر کے چھوڑ دیتا تھا اور نماز کی بھی پابندی نہیں کرتا تھا۔۔۔ آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک اور شخص لیٹا ہوا ہے۔ اور دوسرا شخص ایک لوہے کے ٹکڑے کو اس کے جسم میں ڈال کر دوسری طرف سے نکال رہا ہے۔ بتایا گیا کہ یہ شخص افواہیں پھیلاتا تھا۔۔۔ پھر ہم ایک تنور کے پاس پہنچے۔ جھانکا تو اس میں کچھ برہنہ مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ یہ آگ کی تپش سے چیخ رہے تھے۔ بتایا گیا کہ یہ لوگ زناکار تھے۔۔۔ پھر ہم ایک نہر کے پاس پہنچے۔ اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا۔ کنارے پر ایک دوسرا شخص پتھر جمع کر کے لاتا اور تیرنے والے کے منہ میں ڈال دیتا۔ بتایا گیا کہ یہ سود خور تھا۔۔۔ ہم اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک نہایت ہی بدصورت شخص آگ جلا کر اس کے چاروں طرف دوڑ رہا ہے۔ بتایا گیا کہ یہ دوزخ کا داروغہ ہے۔
- پھر ہم تینوں آگے چلے اور ایک باغ میں پہنچ گئے۔ یہاں پھولوں کے درمیان ایک طویل القامت شخص کچھ لڑکوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ بتایا گیا کہ یہ لمبی شخصیت حضرت ابراہیمؑ کی ہے اور ساتھ بیٹھے لڑکے وہ ہیں جن کی موت فطرتِ اسلام پر ہوئی۔
- اس کے بعد ایک اور بڑے اور خوبصورت باغ میں پہنچے۔ یہاں ایک ایسا شہر نظر آیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ شہر کے اندر گئے تو یہاں کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے آدھے بدن خوب صورت اور آدھے بدصورت تھے۔ بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ملے جلے یعنی اچھے اور برے کام کیے۔ لیکن اللہ نے ان کی خطاؤں کو معاف کر دیا۔ ان کی بدصورتی بھی جاتی رہی۔۔۔ آخر میں دونوں فرشتوں نے مجھے بتایا کہ یہ شہر در اصل جنتِ عدن ہے۔ اور یہاں کا یہ سفید خوب صورت محل آپؐ کا مقام ہے۔ میں نے ان دونوں کو برکت کی دعائیں دیں۔ راوی: سمرہ بن جندبؓ۔

Siddiqui Publications